معجزہ

بن کے آیا ہمارا نبی

اجتماعِ میلاد کا بیان (1442ھ)

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ

جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار (1000) مرتبہ دُرود شریف پڑھے گا وہ اُس وَقت تک نہیں مرے گا، جب تک جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ

علی النبی، ۳۲۸/۲، حدیث: ۲۵۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(1)

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیتیں

☆ نگاہیں نیچی کئے توجہ سے بیان سُنوں گا۔☆ عِلْمِ دین کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔☆ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں اللہ پاک کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرنا چاہیے کہ جس نے ہمیں ایک بار پھر بارہ (12) رَبِیْعُ الْاَوَّل کی مُقدّس اور نورانی رات نصیب فرمائی۔ آج بڑی اہم، عظیمُ الشّان اور **فضائل وبرکات والی** مُقدّس رات ہے۔☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** جس کو کائنات کی سب سے زیادہ شان و شوکت والی ہستی رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت ہے۔☆ جو شبِ قدر سے بھی افضل ہے۔ (ماثبت بالسنۃ، ص ۱۵۳) ☆ جس میں حضرت آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے مکانِ رَحمت سے

---

1 ...معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

ایسا نور چمکا جس نے سارے عالَم کو روشن کر دیا۔☆ جس میں ہر طرف خوشیوں کا سماں چھا گیا۔☆ خوشیوں کے ترانے بجنے لگے۔☆ نور کی روشنی پھیل گئی۔☆ کفر و شرک کی سب اندھیریاں ختم ہو گئیں۔☆ اللہ پاک نے مومنوں پر احسانِ عظیم فرمایا۔☆ شیطان اپنے چیلوں کے ساتھ رُسوا ہوا۔ ☆ آسمان کے تارے بھی زمین کی طرف مائل ہونے لگے۔☆ جو تمام راتوں کی سردار ہے۔☆ جس میں مکانِ آمنہ سے ایسا نور چمکا جس سے مشرق و مغرب روشن (Bright) ہو گئے۔☆ جس میں اللہ پاک کے حکم سے فرشتوں کے سردار جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مشرق و مغرب اور خانۂ کعبہ پر جھنڈے نصب کئے۔(خصائص کبری، ۱/۸۲ ملخصاً)☆ اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری پر ایران کے بادشاہ کسریٰ کے محل پر زلزلہ آیا اور اُس کے محل میں دراڑیں پڑ گئیں۔☆ ایران کا ایک ہزار (1000) سال سے جلنے والا آتش کدہ خود بخود بجھ گیا۔☆ اللہ پاک کے حکم سے آسمان اور جنت کے دروازے کھول دیئے گئے تھے۔☆ آسمان سے نور کی بارشیں ہونے لگیں۔☆ فرشتوں نے بھی نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کی خوب خوشیاں منائیں۔☆ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دنیا میں رَحمت بن کر اِس کائنات میں تشریف لائے تو کفر و شرک کی تمام اندھیریاں چھٹ گئیں۔☆ نور والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نور کی خیرات بانٹنے اور جہان کو اپنے نور سے جگمگانے کیلئے اِس کائنات میں تشریف فرما ہوئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ہمارے بیان کا موضوع ہے **"معجزہ بن کے آیا ہمارا نبی"**۔ جس میں ہم رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مختلف اَعضائے مبارکہ کے مختلف معجزات

سُنیں گے۔

یقیناً اِس میں شک نہیں کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام نبیوں کے بھی نبی ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ مُقدَّسہ تمام انبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کی مُقدَّس زندگیوں کا خلاصہ (Summary) ہے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ عالَمِ کائنات میں اگلوں اور پچھلوں کی تمام قوموں کی طرف نبی بن کر آئے۔ اِس لئے اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مُقدَّسہ کو پچھلے انبیائے کرام کے تمام معجزات کا مجموعہ بنا دیا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مختلف اقسام کے ایسے بے شمار معجزات سے سرفراز فرمایا، جو ہر طبقہ، ہر جماعت، ہر قوم اور تمام مذاہب والوں کے مزاج کے لئے ضروری تھے۔ (سیرتِ مصطفےٰ، ص ۷۱۲ تا ۷۱۴، ملخصاً وملتقطاً)

اِس کے علاوہ اللہ پاک نے اپنے آخری رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ایسے بے شمار معجزات بھی عطا فرمائے جو آپ کے **خصائص** کہلاتے ہیں یعنی یہ آپ کے وہ کمالات و معجزات ہیں، جو کسی اور نبی و رسول کو عطا نہیں کئے گئے۔ (سیرتِ مصطفےٰ، ص ۸۲۰ ملخصاً) عُلَمائے کرام نے آپ کے مُقدَّس اَعضاء سے ظاہر ہونے والے درجنوں معجزات بیان فرمائے ہیں۔ دوسرے انبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام معجزات لے کر آتے تھے جب کہ ہمارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خود معجزہ بن کر تشریف لائے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے معجزات بے شمار ہیں۔ اللہ پاک نے اپنی عطا سے آپ کو ایسا زبردست اختیار دیا اور قُوت عطا فرمائی ہے جس کا اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ پاک کی عطا سے آپ نے اُنگلی کے اِشارے سے چاند کے 2 ٹکڑے کیے۔ دعا فرمائی تو ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا۔ پانی میں پتھر کو تیرا دیا۔ لکڑیاں بلب کی طرح روشن فرما

دیں۔ تھوک مبارک ڈال کر کھاری کنوؤں کو میٹھا کر دیا۔ اُنگلیوں سے پانی کے چشمے بہادیئے۔ درختوں اور پتھروں سے کلام کیا۔ درخت آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ تھوڑا سا دودھ ستّر (70) آدمیوں کو کافی ہو گیا۔ تھوڑا سا کھانا بڑی جماعت کو کافی ہو گیا۔ جانور انسانی بولی بولنے لگے۔ الغرض! اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو سراپا معجزہ بنا کر بھیجا ہے، چنانچہ

پارہ 4 سُوْرَۃُ النِّسَآء کی آیت نمبر 174 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا ﴿۱۷۴﴾ (پ ٦، النساء: ١٧٤)

ترجَمۂ کنزُ العرفان: اے لوگو! بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل آگئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور نازِل کیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے کئی اَعضائے مبارکہ کا ذِکر کیا ہے جس سے اللہ کریم کی کمالِ محبت وعنایت پائی جاتی ہے، چنانچہ

پارہ 27 سُوْرَۃُ النَّجم کی آیت نمبر 11 میں اِرشاد فرماتا ہے:

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿۱۱﴾ (پ ٢٧، النجم: ١١)

ترجَمۂ کنزُ العرفان: دل نے اُسے جھوٹ نہ کہا جو (آنکھ نے) دیکھا۔

پارہ 19 سُوْرَۃُ الشُّعَرَا کی آیت نمبر 193، 194 میں اِرشاد ہوتا ہے:

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ ﴿۱۹۳﴾ عَلٰى قَلْبِكَ (پ ١٩، الشعراء: ١٩٣-١٩٤)

ترجَمۂ کنزُ العرفان: اِسے رُوحُ الْاَمِین لے کر نازل ہوئے۔ تمہارے دل پر

پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 144 میں چہرۂ مبارک کا ذِکْر یوں ہوتا ہے:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ ترجَمۂ کنزُ العرفان: ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف بار بار اُٹھنا دیکھ رہے ہیں (پ۲، البقرۃ:۱۴۴)

جبکہ پارہ 30 سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَح کی ابتدائی آیات میں سینۂ مبارک اور کمر مبارک کا ذکر یوں فرمایا:

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ﴿۱﴾ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ﴿۳﴾ ترجَمۂ کنزُ العرفان: کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کُشادہ نہ کر دیا؟ اور ہم نے تمہارے اُوپر سے تمہارا بوجھ اُتار دیا۔ جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی۔ (پ۳۰، المنشرح: ۱ تا ۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! آیئے! اب اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کچھ **مُقَدَّس** اَعضاء سے متعلق **قرآنی آیات** اور اعضائے مبارکہ سے ظاہر ہونے والے **معجزات** کے بارے میں سُنتے ہیں:

پارہ 27 سُوْرَۃُ النَّجْم کی آیت نمبر 3 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ؕ﴿۳﴾ ترجَمۂ کنزُ العرفان: اور وہ کوئی بات خواہش سے نہیں کہتے۔ (پ۲۷، النجم:۳)

پارہ 25، سُوْرَۂ دُخان کی آیت نمبر 58 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ ترجَمۂ کنزالعرفان: تو ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں آسان کر دیا (پ۲۵، الدخان:۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

زبانِ مبارَک اور تُھوک شریف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ مبارَک اور اُس کے پانی یعنی تُھوک مبارَک سے کیسے کیسے معجزات ظاہر ہوئے، آیئے! سُنتے ہیں، چنانچہ

(1) زبانِ مبارَک کے حکم سے بچہ تَنْدُرُست ہوگیا

حضرت اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ہم مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حج کے لیے نکلے اور جب وادیِ رَوْحا میں پہنچے تو رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک عورت کو دیکھا جو آپ کی طرف آرہی تھی، یہ دیکھ کر نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی سُواری روک لی اور جب وہ عورت قریب آئی تو اُس نے عرض کی: یَا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا یہ بچہ جب سے پیدا ہوا ہے بیمار ہی چلا آرہا ہے! یہ سُن کر رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بچے کو پکڑ کر اپنے آگے بٹھایا اور اُس کے منہ میں تھوک مبارَک ڈالا اور فرمایا: اُخْرُجْ عَدُوَّ اللہِ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللہ یعنی اے اللہ پاک کے دشمن نکل جا کیونکہ میں اللہ پاک کا رسول ہوں۔ یہ فرما کر وہ بچہ اُس کی ماں کو پکڑا دیا اور فرمایا: اِسے لے لے! اب اِس کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی، حضرت اُسامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جب ہم حج سے فارغ ہو کر وادی رَوْحا میں پہنچے تو وہی عورت ایک بُھنی ہوئی بکری لے کر حاضر ہوگئی تو حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بی بی اِس بکری کا ایک بازو مجھے دے، اُس نے حاضر کر دیا پھر فرمایا: دوسرا بازو بھی پکڑا، اُس نے حاضر کر دیا پھر فرمایا: اور بازو پکڑا اُس نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بکری کے 2 ہی بازو ہوتے ہیں، وہ میں نے حاضر کر دیئے ہیں۔ یہ سُن کر پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے خاتون! اگر تُو چپ رہتی یعنی یہ نہ کہتی کہ بازو تو 2 ہی ہوتے ہیں تو جب تک میں کہتا رہتا تُو مجھے بازو پکڑاتی ہی رہتی۔ (الخصائص الکبریٰ، باب ماوقع فی حجۃ الوداع...الخ، ۲/۶۰)

(2) بچے کا جلا ہوا ہاتھ ٹھیک ہو گیا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! ایک اور واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

حضرت محمد بن حاطب اپنی والدہ اُمِّ جمیل سے روایت کرتے ہیں: میری والدہ نے مجھے بتایا کہ میں تجھے لے کر حبشہ سے آرہی تھی، جب مدینۂ مُنَوَّرہ سے ایک دن کا فاصلہ رہ گیا تو میں نے ایک جگہ کھانا پکایا کہ اِسی دوران ایندھن ختم ہو گیا۔ میں لکڑیاں لینے گئی تو تُو نے ہنڈیا کو کھینچا، وہ ہنڈیا تیرے اُوپر گر گئی اور تیرا بازو جل گیا۔ میں تجھے لے کر شفیق و کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو گئی، یہ دیکھ کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تیرے بازو پر تھوک مبارک ڈالا اور کچھ پڑھ کر دَم کیا، میں تجھے لے کر اُٹھی تو تیرا ہاتھ بالکل تندرست تھا۔ (ابن حبان، کتاب الجنائز، باب المریض...الخ، ۴/۲۷۳، حدیث: ۲۹۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہاتھ مبارک کے معجزات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کچھ معجزات سُنے، آیئے! اب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ہاتھوں سے **متعلق آیتِ قرآنی** اور اُس کے بعد مبارک ہاتھوں کے معجزات کے بارے میں بھی سُنتے ہیں:

پارہ 8 سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کی آیت نمبر 17 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰىۚ (پ ۹، الانفال:۱۷)

ترجمۂ کنزُالعرفان: اور اے حبیب! جب آپ نے خاک پھینکی تو آپ نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی تھی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(1) دستِ مصطفےٰ کی برکت

صحابیِ رسول حضرت عُتْبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ جنہوں نے امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ کے زمانے میں مُوصَل شہر کو فتح کیا تھا، اُن کی زوجہ بی بی اُمِّ عاصم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں: حضرت عُتْبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی ہم چار(4) بیویاں تھیں، ہم میں سے ہر ایک زیادہ اور اچھی خوشبو لگانے میں کوشش کرتی تھیں تاکہ دوسری سے خوشبودار ہو۔ جبکہ حضرت عُتْبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اپنی داڑھی میں تیل تو لگاتے تھے لیکن کوئی خوشبو استعمال نہ کرتے تھے، اِس کے باوجود بھی حضرت عُتْبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے جسم سے ہر وقت ہم سے زیادہ اور بہت عمدہ خوشبو آتی رہتی۔ جب حضرت عُتْبہ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ باہر نکلتے تو لوگ کہتے کہ ہم نے حضرت عُتْبہ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ کی لگائی ہوئی خوشبو سے زیادہ اچھی کوئی خوشبو نہیں سُونگھی۔ ایک دن میں نے ان سے پوچھا: ہم اچھی خوشبو استعمال کرنے کی پوری کوشش کرتی ہیں، لیکن ہم سے زیادہ خوشبودار تو آپ ہیں۔ اِس کی کیا وجہ ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانۂ مبارَک میں میرے بدن پر آبلے ظاہر ہوئے، میں خدمتِ نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِس بیماری کی شکایت کی۔ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کپڑے اُتار دو۔ میں نے سَتْر (یعنی چھپانے کی جگہ) کے علاوہ کپڑے اُتار دیئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی دونوں مبارَک ہتھیلیوں میں پھونک لگا کر

میرے جسم پر پھیر دیں، اُس وقت سے میرے جسم سے خوشبو مہکتی رہتی ہے۔ (معجم صغیر، ۱/ ۳۹)

(2) گھر روشن ہو جاتا

(1) حضرت اَسید بن اَبی اناس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار میرے چہرے اور سینے پر اپنا دستِ پُر انوار پھیر دیا۔ جس کی بَرَکت یہ ظاہِر ہوئی کہ میں جب بھی کسی اندھیرے گھر میں داخِل ہوتا، وہ گھر روشن ہو جاتا تھا۔ (خصائص کبری، ۲/ ۱۴۲ وتاریخ دمشق، ۲۰/ ۲۱)

(3) دستِ مبارک کی برکت

(2) حضرت عائذ بن سعید جسری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ میرے چہرے پر اپنا مبارک ہاتھ پھیر دیجئے اور دُعائے برکت فرمایئے۔ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسا ہی کیا (یعنی اُن کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور دُعائے برکت فرمائی) اُس وقت سے حضرت عائذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا چہرہ تر و تازہ اور نورانی رہا کرتا تھا۔

(الاصابہ، عائذ بن سعید، ۳/ ۴۹۳، رقم: ۴۴۶۲)

(4) چہرہ چمکتا تھا

(3) حضرت ابو سِنان عبدی صباحی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے چہرے پر نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دستِ مبارک پھیرا، اُن کی عمر 90 سال ہو گئی مگر اُن کا چہرہ بجلی کی طرح چمکتا تھا۔

(الاصابة، ابو سنان العبدی ثم الصباحی، ۷/ ۱۶۴، رقم: ۱۰۰۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مبارَک آنکھوں کے معجزات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے بارہویں والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارَک ہاتھوں کے چند معجزات ملاحظہ کئے، آیئے! اب حُضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارَک آنکھوں سے متعلق آیتِ قرآنی اور مبارَک آنکھوں کے معجزات کے بارے میں بھی سُنتے ہیں، چنانچہ

پارہ 27 سُوْرَۃُ النَّجْم کی آیت نمبر 17 میں آنکھ مبارَک کا ذِکر ہوتا ہے:

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰی ﴿۱۷﴾ ترجَمۂ کنزُالعرفان: آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی۔ (پ۲۷، النجم:۱۷)

روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارَک آنکھیں بڑی اور قُدرتِ الٰہی سے سُرمَگیں (سُرمہ لگی ہوئی) تھیں۔ مبارَک پلکیں لمبی تھیں، جبکہ آنکھوں کی سفیدی میں باریک لال ڈورے رہتے تھے جس سے خوب صورتی اور بڑھ گئی۔ (سیرتِ رسولِ عربی، ص۲۵۱) آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس شخص پر اپنی مبارَک آنکھوں سے نظر فرمادیتے تو اُس کے سوئے نصیب جگا دیا کرتے تھے، چنانچہ

(1) جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ اُن کی آنکھیں

حضرت شیبہ بن عثمان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے ایمان لانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جب نبیِّ کریم (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) غزوۂ حُنَیْن میں شریک ہوئے تو مجھے خیال آیا کہ میرے والد اور چچا کو حضرت علی اور حضرت حمزہ (رَضِیَ اللہُ عَنْھُما) نے قتل کردیا تھا، کیوں نہ آج میں اُن سے بدلہ لیتے ہوئے

اُن کے نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو شہید کر دوں !، اِس ناپاک اِرادے سے میں حُضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قریب ہوا اور حملہ کرنے ہی والا تھا کہ آگ کا شعلہ بجلی کی طرح میری طرف بڑھا، جس سے خوف زدہ ہو کر میں پیچھے کی طرف بھاگا، اتنے میں رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نَظرِ کرم مجھ پر پڑ گئی اور فرمایا: اے شیبہ ! پھر حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا دَستِ قدرت میرے سینے پر رکھا تو اللہ پاک نے شیطان کو میرے دل سے نکال دیا اور میں نے حُضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ اقدس کی طرف نظر اُٹھائی تو حُضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھے اپنے سُننے اور دیکھنے سے بھی زیادہ محبوب لگنے لگے۔(دلائل النبوۃ لابی نعیم، ۱/۱۱۲، رقم:۱۴۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہماری آنکھ اِس بات کی محتاج ہے کہ جو چیز اِس کے سامنے ہو یہ صِرف اُسے ہی دیکھ سکتی ہے جبکہ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آنکھیں ایسی تھیں کہ جو چیز چھپی ہوتی اور کسی پر ظاہر نہ ہوتی، وہ مبارک آنکھیں اُنہیں بھی دیکھ لیتی تھیں۔ یہاں تک کے دلوں کے خیالات جن تک کسی کی پہنچ نہیں ہوتی نگاہِ مصطفٰے وہ بھی چھپے نہ رہتے، چنانچہ

(2) سینے کے راز نگاہِ مصطفٰے میں

حضرت ابنِ عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک انصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں آپ سے کچھ باتیں پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: بیٹھو! پھر قبیلہ ثقیف سے ایک شخص آیا اور عرض کی: حُضور! میں آپ

سے کچھ باتیں پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ نے اِرشاد فرمایا: انصاری تجھ سے پہلے آیا ہے۔ انصاری صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عرض کی: حُضور! یہ ایک مسافر ہے اور مسافر کا حق زیادہ ہوتا ہے، لہٰذا آپ پہلے اُس کے سُوالوں کے جوابات اِرشاد فرمادیجئے۔ تو نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس ثَقَفِی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ تم مجھ سے کیا پوچھنے آئے ہو اور اگر چاہو تو سُوالات کرو میں تمہیں اُن کے جوابات دوں گا؟ اُس نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں جن سُوالات کے لئے حاضر ہوا ہوں، مجھے اُن کے جوابات اِرشاد فرمادیجئے۔ فرمایا: تم مجھ سے رُکوع، سُجود، نماز اور روزہ کے بارے میں سُوالات کرنے آئے ہو۔ اُس شخص نے عرض کی: اُس ذاتِ مُقَدَّسہ کی قسم! جس نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! آپ نے میرے دل کی بات بتانے میں ذرا سی بھی خطا نہیں کی۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کے جوابات بھی عطا فرمائے۔ پھر وہ ثَقَفِی صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہ اُٹھ کر چلے گئے۔

اِس کے بعد نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انصاری صحابی کی طرف متوجہ ہوئے اور اُن سے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں بھی بتادوں تم مجھ سے کیا سُوال کرنے کے لئے آئے ہو اور اگر چاہو تو مجھ سے سُوال کرو میں تمہیں اُن کا جواب دوں گا؟ اُنہوں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! نہیں آپ خود ہی بتادیجئے کہ میں آپ سے کیا پوچھنے کے لئے حاضر ہوا ہوں؟ اِرشاد فرمایا: تم مجھ سے یہ پوچھنے آئے ہو کہ جب حاجی اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اُس کے لئے کیا ثواب ہے؟، جب وہ عَرَفات میں کھڑا ہوتا ہے تو اُس کے لئے کیا ثواب ہے؟، جب وہ جِمار کی رَمی کرتا ہے تو اُس کے لئے کیا ثواب ہے؟، جب وہ اپنا سَر مُنْڈواتا ہے تو اُس کے لئے کیا ثواب ہے؟ اور جب وہ حج کا آخری طواف پورا کرلیتا ہے تو

اُسے کیا ثواب ملتا ہے؟

یہ سُن کر اُس انصاری صحابی نے عرض کی: یا رسولَ الله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اُس ذاتِ مُقدَّسہ کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! آپ نے میرے دل کی بات بتانے میں کوئی خطا نہیں کی۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُنہیں بھی اُن کی باتوں کے جوابات اِرشاد فرمائے۔

(ابن حبان، کتاب الصلاۃ، باب وصف بعض الصلاۃ، ۳/۱۸۱، حدیث: ۱۸۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نمازوں کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج بارہویں شب ہے اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دنیا میں آمد کی رات ہے، لہٰذا ہمیں نمازوں کی پابندی کرنی چاہیے، مگر افسوس! ہماری ایک تعداد ہے جو نمازِ جماعت سے نہیں پڑھتی اور اِسی طرح ایک تعداد ہے جو مَعَاذَ الله نمازیں چھوڑ کر خود کو دوزخ کا حق دار بنائے چلی جارہی ہے۔ افسوس! ہمارا ربِّ کریم تو ہمیں دن رات ڈھیروں نعمتیں بن مانگے عطا فرمارہا ہے مگر ہمیں پورے دن میں صرف 5 وقت اُس کی بارگاہ میں سجدہ کرنے کی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔

یادرکھئے! ہر عقلمند، بالغ مَرد وعورت مسلمان پر روزانہ 5 وقت کی نَماز فرض ہے، جو نَماز کو فرض نہ مانے وہ دینِ اسلام سے باہر ہے، اگرچہ اُس کا نام اور اُس کے دیگر کام مسلمانوں والے ہی کیوں نہ ہوں۔ جو نماز کو فرض تو مانے مگر ایک نَماز بھی جان بوجھ کر چھوڑ دے تو وہ سخت گناہ گار اور عذابِ دوزخ کا حق دار ہے۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے قصداً (یعنی جان بوجھ کر) ایک وقت کی (نماز) چھوڑی ہزاروں برس جہنم میں رہنے کا مُسْتَحِقّ (حق دار) ہوا، جب تک توبہ نہ کرے اور اُس کی قضا نہ کرلے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/۱۵۸)

اِس سے اندازہ لگائیے کہ جب ایک نماز کو جان بوجھ کر چھوڑنے پر ہزاروں سال تک دوزخ میں رہنا پڑے گا تو جو شخص دن بھر کی تمام نمازیں جان بوجھ کر چھوڑ دیتا ہو بلکہ سِرے سے نماز ہی نہ پڑھتا ہو تو وہ کس قدر سخت عذاب کا شکار ہوگا۔ جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والے سے تو خود شیطان بھی پناہ مانگتا ہے، چنانچہ

منقول ہے: ایک شخص جنگل (Jungle) میں جارہا تھا، شیطان بھی اُس کے ساتھ ہولیا، اُس شخص نے دن بھر میں ایک بھی نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ رات ہوگئی، شیطان اُس سے بھاگنے لگا، اُس شخص نے حیران ہو کر بھاگنے کا سبب پوچھا: تو شیطان بولا: "میں نے عمر بھر میں صرف ایک بار آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کرنے کا اِنکار کیا تو لعنتی ہوا اور تُو نے آج پانچوں نَمازیں چھوڑ دیں، مجھے خوف آرہا ہے کہ کہیں تجھ پر قہر اُترے اور میں بھی اُس میں نہ پھنس جاؤں۔" (درۃ الناصحین، ص ۱۴۴، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اب اِس رات کی مناسبت سے آمدِ مُصْطَفٰے کا بھی کچھ ذِکر کرتے ہیں۔ سب سے پہلے آمدِ مُصْطَفٰے کا ایک بڑا عجیب و غریب واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

کسریٰ کا خواب

مخزوم بن ہانی مخزومی کے والد جو 150 سال تک زندہ رہے، یہ حکایت بیان کرتے ہیں کہ رسولِ

خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت کی رات ساسانی خاندان کے مشہور بادشاہ کسریٰ کا محل ایک گڑ گڑاہٹ کے ساتھ ہلنے لگا اور اُس کے چودہ(14) کنگرے ٹُوٹ کر زمین پرگر پڑے۔ فارِس کی ہزار (1000)سال سے جلنے والی آگ ایک دَم بجھ گئی۔ بحیرہ سَاوَہ کا پانی خشک ہو گیا اور کسریٰ نے ایک پریشان کر دینے والا خواب دیکھا جسے اُس نے اپنے قاضی کے سامنے بیان کیا۔اُس نے دیکھا کہ سَرکَش اُونٹوں کے پیچھے تیز رفتار عَرَبی گھوڑے ہیں جو دریائے دِجلہ کو پار کر کے اُس کے ملک میں پھیل گئے ہیں۔اِس خواب نے کسریٰ اور دیگر کئی لوگوں کو سخت گھبراہٹ میں ڈال دیا، چنانچہ کسریٰ کے نائب نعمان بن مُنْذِر نے عبدُ المسیح غسّانی کو سَطیح کاہِن کے پاس بھیجا، تاکہ اِس عظیم مُعاملے کے بارے میں معلومات حاصل کرے۔ سَطیح کاہِن ملکِ شام میں رہتا تھا اور کہانت میں بڑی شہرت کا مالک تھا۔جب عبدُ المسیح اُس کے پاس آیا اور ابھی وہ اُس کی قیام گاہ سے باہَر ہی تھا کہ سَطیح نے اُسے آواز دی اور اپنی کہانت کے زور سے وہ سب کچھ بتادیا جس کی ابھی اُس نے خبر بھی نہ دی تھی۔ سطیح کاہِن نے کہا: اے عبدُ المسیح! تم اُونٹ پر سُوار ہو کر میرے پاس آئے ہو اور بے شک بڑے دُور دراز کا سفر طے کر کے آئے ہو۔ تمہیں بنی ساسان کے بادشاہ کسریٰ نے بھیجا ہے تاکہ تم محل کے زلزلے، آگ کے بجھنے اور خواب کے بارے میں پوچھ سکو، جس میں اُس نے دیکھا ہے کہ سَرکَش اُونٹوں کے پیچھے عَرَبی گھوڑے ہیں جو دریائے دِجلہ کو پار کر کے اُس کے ملک میں پھیل گئے ہیں۔

پھر اُس نے کہا: اے عبدُ المسیح! جب تلاوت کی کثرت ہو جائے، صاحِبِ عَصا(یعنی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ظاہر ہو جائیں، وادیِ سَماوَہ بہنے لگے، بُحَیرۂِ سَاوَہ خشک ہو جائے اور فارس کی آگ بجھ جائے تو پھر ملکِ شام سطیح کے لئے شام نہیں رہے گا۔جتنے کنگرے کسریٰ کے محل کے گرے ہیں ابھی

اتنے ہی بادشاہ اور ہوں گے جو یکے بعد دیگرے حکومت کریں گے، پھر اُن کا سلسلۂ حکومت ختم ہو جائے گا۔ کسریٰ کا خواب اُس کی بادشاہت کے خاتمے کا الارم (Alarm) ہے۔ اُس کے اسلام اور اَہلِ اسلام کی مملکت بن جانے اور اُس کے شہروں میں عربوں کے داخل ہونے کی علامت ہے۔

(مولد رسول اللّٰہ و رضاعہ لابن کثیر، ص ۲۲ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آمدِ مُصْطَفٰے کے مختلف اَدْوار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح سورج نکلنے سے پہلے ستارے چھپ جاتے ہیں، صبح کی سفیدی دَم توڑنے لگتی ہے اور پھر مشرق سے ہلکی سی سُرخی ظاہر ہوتی ہے، اُس کے فوراً بعد ہی سورج اپنا چہرہ دکھاتا ہے اور ساری دنیا کو اپنی روشنی سے چمکاتا ہے، دراصل ستاروں کا چھپ جانا، صبح کی سفیدی کا ڈھلنے لگنا اور اُس کے بعد سرخی کا نکلنا یہ اِس بات کی علامت ہوتے ہیں کہ سورج نکلنے لگا ہے۔ اِسی طرح جب آفتابِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چمکنے کا وقت قریب آیا تو دنیا میں کئی ایسے عجیب و غریب اور انوکھے واقعات سامنے آئے جو اِس بات کا پتہ دے رہے تھے کہ اب کُفر کی اندھیریاں مٹنے لگی ہیں۔ بے کسی کے دن ختم ہونے لگے ہیں۔ بے سہاروں کی بے چارگی ختم ہونے والی ہے۔ ظلم و ستم کے دور کا خاتمہ ہونے والا ہے۔ غریبوں کے دن پھرنے لگے ہیں، کیونکہ بے کسوں کے والی، بے سہاروں کے سہارا، غریبوں کیا سہارا، ظلم و ستم سے نجات دینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لانے والے ہیں۔ مختلف طریقوں سے آپ کی آمد کی خبریں اور نشانیاں دنیا والوں کو ملتی رہیں، کسی میں تو بالکل واضح علامت پائی جاتی تو کسی میں اِشارۃً آپ کی تشریف آوری کا تذکرہ ہوتا رہا۔ الغرض ولادتِ

باسعادت تک خوشخبریوں کا یہ سلسلہ یوں ہی جاری وساری رہا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وِلادتِ مُصْطَفٰے سے پہلے انبیائے کرام کی زیارتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب حضرت بی بی آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے حمل شریف کا آغاز ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو مختلف مہینوں میں 9 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زیارت ہوئی اور اُن میں سے ہر ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو حُضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں کچھ نا کچھ خبر سے آگاہ فرمایا، چنانچہ

حضرت علامہ مولانا عبدُ الرَّحمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **حُضورِ پاک** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی **ولادت کا وقت** قریب آیا تو حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام **بی بی آمِنہ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے خواب میں تشریف لائے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کے بارے میں خبر دی۔(2) پھر حضرت اِدریس عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے تو اُنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے **فضل و کرم اور بلند رُتبے** کی خبر دی۔(3) پھر حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے تو اُنہوں نے بتایا: آپ کا **بیٹا کامیابی و مدد کا مالک** ہے۔(4) پھر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے تو اُنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی **عزّت اور بزرگی** سے آگاہ فرمایا۔(5) پھر حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے اور فرمایا: جو آپ کے ہاں تشریف لانے والے ہیں وہ **بہت اچھے اخلاق کے مالک اور بڑی عزت والے** ہیں۔(6) پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے اور آپ کی عزت اور بلند منصب کے بارے میں خبر دی۔(7) پھر حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام **بی بی آمِنہ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: جو آپ کے ہاں

تشریف لانے والے ہیں، وہ مَقامِ محمود، حَوضِ کَوثر، لِوَاءُ الْحَمْد اور شفاعتِ عُظمٰی کے مالِک ہیں۔ (8) پھر حضرت سُلَیمان عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے اور بتایا: آخری نبی آپ کے ہاں تشریف لائیں گے۔ (9) پھر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: آپ کے بیٹے سچ بولنے والے اور سیدھے دین جو سب دینوں پر غالب ہے، اُس کے مالک ہیں۔ الغرض ہر نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو یہ خوشخبری دی کہ آپ دنیا و آخرت کے سردار سے حاملہ ہیں اور جب وہ دنیا میں تشریف لائیں تو اُن کا نام محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم رکھنا۔ (رسائل میلادِ مصطفیٰ، ص۲۲۵ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آخری 12 راتوں کے واقعات و برکات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ با سعادت سے پہلے والدۂ ماجدہ حضرت آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے لئے ہر رات مزید با برکت اور خوشیوں کا پیغام بن کے آئی۔ اِن راتوں میں حضرت بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو عجیب خوشی حاصل ہوئی۔ ❁ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو مُراد اور آرزو پوری ہونے کی خوش خبری دی گئی۔ ❁ بتایا گیا کہ آپ کے ہاں وہ ہستی آنے والی ہیں جو اللہ پاک کی تعریف اور شکر ادا کرنے والی ہیں۔ ❁ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے آسمان سے فرشتوں کی پاکی بیان کرنے کو سُنا۔ ❁ حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو یہ کہتے سُنا: اے آمِنہ! تعریف و عزت کے مالک کے سبب خوش ہو جاؤ!۔ ❁ پھر خوشی و برکت مکمل ہو گئی اور ایک ایسا نور چمکا جو پھر کم نہ ہوا۔ ❁ فرشتوں نے حضرت بی بی آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے آس پاس طواف کی صورت میں چکر لگائے۔ ❁ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی سعادتوں اور مالداری کی ابتدا ہوئی۔ ❁ فرشتوں نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا وِرد کیا۔ ❁ حضرت بی بی آمِنہ رَضِیَ

اللہ عَنْہا سے تھکاوٹ دور ہو گئی اور حُضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادتِ باسعادت ہو گئی۔

(رسائلِ میلادِ مصطفےٰ،ص۲۲ ملخصاً)

حضرت بی بی آمِنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا ولادتِ مصطفےٰ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں: جب حُضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد ہوئی تو میں نے دیکھا کہ آپ سجدے میں ہیں اور عاجزی واِنکساری کے ساتھ اپنی اُنگلی اُٹھائی ہوئی ہے۔ پھر میں نے سفید بادل کو آسمان سے اُترتے ہوئے دیکھا جس نے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مجھ سے چھپا لیا، پھر میں نے کسی کہنے والے کو یہ کہتے سُنا: اِنہیں مشرق و مغرب کی سیر کراؤ۔ زمین کی ہر جگہ میں لے جاؤ۔ تمام سمُندری مخلوق، جِنّوں اور انسانوں کی رُوحوں، فرشتوں، پرندوں اور جانوروں کے پاس سے گزارو۔ ہر جان دار پر پیش کرو تاکہ وہ اِنہیں اِن کے نام اور اوصاف کے ساتھ پہچان لیں۔ اِنہیں تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی پیدائش کی جگہ کا بھی چکر لگواؤ۔

(خصائص الکبری، باب ظهر فی لیلة مولده...الخ، ۱/۸۲)

حضرت آمنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا مزید فرماتی ہیں: پھر وہ بادل آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دُور ہو گئے تو دیکھا کہ آپ سفید اُونی کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے اور نیچے سبز ریشم بچھا ہوا تھا۔ (مولد النبی لابن حجر، ص ۲۲ ملخصا) کسی کہنے والے نے کہا: حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام دنیا پر قبضہ کر لیا اور زمین کی کوئی مخلوق ایسی نہیں جو آپ کے قبضے میں اپنی خوشی سے نہ آئی ہو۔ اِس کے بعد 3 فرشتے آپ کی جانب بڑھے، ایک کے پاس چاندی کا پیالہ، دوسرے کے پاس زَمُرُّد کا تھال اور تیسرے کے پاس سفید ریشم کا کپڑا تھا جس میں خوب چمکتی دمکتی اَنگوٹھی تھی۔ اُنہوں نے آپ کو پیالے کے پانی سے غُسل دیا، پھر کپڑے سے مہرِ نبُوَّت نکال کر دونوں کندھوں کے درمیان لگا دی۔ (مولد النبی لابن حجر، ص ۲۲ ملخصا)

پھر کسی کی آواز آئی: اِنہیں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے اَخلاق، حضرت شیث عَلَیْہِ السَّلَام کی پہچان، حضرتِ نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی بہادری، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی گہری دوستی، حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی زبان، حضرت اسحاق عَلَیْہِ السَّلَام کی رضا، حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام کی فصاحت، حضرت لُوط عَلَیْہِ السَّلَام کی حکمت، حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی خوشخبری، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی شِدّت، حضرت ایّوب عَلَیْہِ السَّلَام کا صَبْر، حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کی اِطاعت، حضرت یُوشَع عَلَیْہِ السَّلَام کا راہِ خدا میں لڑنا، حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبصورت آواز، حضرت دانیال عَلَیْہِ السَّلَام کی محبت، حضرت الیاس عَلَیْہِ السَّلَام کا وقار، حضرت یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی عصمت، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا زُہد اور حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا حُسن وجمال عطا کر دو بلکہ اِن کو تمام نبیوں اور رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اخلاقِ کریمہ کا نمونہ بنا دو۔ (خصائص الکبری، باب ظہر فی لیلۃ مولدہ...الخ، ۱/ ۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ولادتِ مُصْطَفٰے کی برکات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آمدِ مصطفٰے پر کیسی کیسی انوکھی نشانیاں اور برکتیں ظاہر ہوئیں، یقیناً یہ اللہ پاک کا فضل ہی ہے کہ ☆ آمدِ مصطفٰے کی برکت سے دنیا میں بہار آگئی۔ ☆ بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے گلشن میں بہار آگئی۔ ☆ مکے کے شہر میں روشنی بکھرنے لگی۔ ☆ آمدِ مصطفٰے کی برکت سے عرب کے صحراتاروں کی طرح چمکنے لگے۔ ☆ کعبہ بھی جُھومنے لگا۔ ☆ مُرجھائی ہوئی کلیاں کِھل اُٹھیں۔ ☆ اندھیرے چھٹنے لگے۔ ☆ کفروشرک کے ایوانوں میں زلزلہ آگیا۔ ☆ بے سہاروں کو سہارا مل گیا۔ ☆ بے قراروں کو قرار ملنے لگا۔ ☆ غریبوں اور یتیموں کو سہارا مل گیا۔ ☆ شیطان ذلیل

وُرسوا ہوا اور آج تک ہو رہا ہے۔☆ جاہلانہ ذہنیت کا خاتمہ ہوا۔☆ ناجائز اور غیر شرعی رسموں کا خاتمہ ہو گیا۔☆ معاشرے کے ہر فرد کو اُس کے جائز حقوق حاصل ہوئے۔☆ زمانہ نُورٌ عَلٰی نُور ہو گیا۔☆ جہاں بھر میں اسلام کا پرچم لہرانے لگا۔☆ زمانہ روشن ہو گیا۔ الغرض ☆ **آمدِ مصطفےٰ کی برکت سے** دنیا جگمگانے لگی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جہاں میں فضل و رَحمت بن کر تشریف لائے اور اللہ پاک کی رَحمت ملنے کا دن یقیناً خوشی کا دن ہوتا ہے، چنانچہ

مومنو خوشیاں مناؤ تاج والا آگیا

پارہ 11 سورۂ یونس کی آیت نمبر 58 میں خدائے رَحمٰن کا فرمانِ ذیشان ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝۵۸ (پ ۱۱، یونس: ۵۸)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: تم فرماؤ: اللہ کے فضل اور اُس کی رَحمت پر ہی خوشی منانی چاہیے، یہ اُس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

مشہور مُفَسِّرِ قرآن حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس آیتِ مبارکہ کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: اے محبوب! لوگوں کو یہ خوشخبری دے کر یہ حکم بھی دو کہ اللہ پاک کے فضل اور اُس کی رَحمت ملنے پر خوب خوشیاں مناؤ۔ عُمومی خوشی تو ہر وقت مناؤ اور خُصوصی خوشی اُن تاریخوں میں جن میں یہ نعمت آئی یعنی رَمَضان میں، خُصوصاً شبِ قدر اور رَبِیْعُ الْاَوَّل میں خُصوصاً بارہویں تاریخ میں کہ رَمَضان میں اللہ پاک کا فضل "قرآن" آیا اور رَبِیْعُ الْاَوَّل میں رَحمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن، یعنی محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ

عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پیدا ہوئے۔ یہ فضل و رَحمت یا اُن کی خوشی منانا تمہارے دُنیوی جمع کیے ہوئے مال و متاع، رُوپیہ، مکان، جائیداد، جانور، کھیتی باڑی بلکہ اَوْلاد وغیرہ سب سے بہتر ہے کہ اِس خوشی کا نفع (فائدہ) شخصی نہیں بلکہ قَومی ہے۔ وقتی (عارضی) نہیں بلکہ دائمی (ہمیشہ کے لئے) ہے۔ صِرف دُنیا میں نہیں بلکہ دین و دنیا دونوں میں ہے۔ جسمانی نہیں بلکہ دِلی اور روحانی ہے۔ برباد نہیں بلکہ اس پر ثواب ہے۔

(تفسیرِ نعیمی، پ ۱۱، یونس، تحت الآیۃ: ۵۸، ۱۱/۳۷۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک میں اور بھی کئی مقامات پر اللہ پاک نے مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی آمد کا اعلان فرمایا ہے۔ آیئے! اِس طرح کی کچھ آیات سُنتے ہیں، چنانچہ

پارہ 6 سُوْرَۃُ الْمَائِدَہ کی آیت نمبر 15 میں اِرشادِ ربّانی ہے:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾

(پ ۶، المآئدۃ: ۱۵)

ترجَمہ کنزُ العرفان: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آگیا اور ایک روشن کتاب۔

پارہ 11 سُوْرَۃُ توبہ کی آیت نمبر 128 میں اِرشاد ہوتا ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾

(پ ۱۱، التوبۃ: ۱۲۸)

ترجَمہ کنزُالعرفان: بیشک تمہارے پاس تم میں سے وہ عظیم رسول تشریف لے آئے جن پر تمہارا مَشَقَّت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر بہت مہربان، رَحمت فرمانے والے ہیں۔

پارہ 17 سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَاء کی آیت نمبر 107 میں ہے:

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ (پ۱۷، الانبیآء:۱۰۷)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رَحمت بنا کر ہی بھیجا۔

پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کی آیت نمبر 45،46 میں اِرشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ﴿۴۵﴾ وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ﴿۴۶﴾ (پ۲۲، الاحزاب:۴۵-۴۶)

ترجَمۂ کنزُ العرفان: اے نبی! بیشک ہم نے تمہیں گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سُنانے والا۔ اور اللہ کی طرف اُس کے حکم سے بُلانے والا اور چمکا دینے والا آفتاب بنا کر بھیجا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آمدِ مصطفےٰ کی خوشیاں منانا یعنی میلاد شریف منانا حکمِ قرآنی اور نبیِّ پاک صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی رضا کا باعث ہے۔ یقیناً میلاد شریف منانا، ماہِ میلاد میں اپنے گھروں، گلی محلوں بلکہ اپنی گاڑیوں کو مدنی پرچموں، جگمگاتے بلبوں اور رنگ برنگی لائٹوں سے سجانا، اِس ماہِ مبارک کی آمد پر بالخصوص گناہوں سے توبہ کرنا، سُنّتوں اور نیکیوں پر اِستقامت پانے کے عظیم مدنی نُسخے یعنی "**نیک کام**" کے مطابق زندگی گزارنے کا پکّا اِرادہ کرنا، "**مرحبا یا مصطفےٰ**" کی دُھومیں مچانے کے لیے اسلامی بھائیوں کا **قافلے میں** سفر کرنا، اجتماعِ میلاد و جُلوسِ میلاد میں مکتبۃُ المدینہ کے **مدنی رسائل** تقسیم کرکے نیکی کی دعوت کو عام کرنا، رَبِیْعُ الْاَوَّل کے 12 دن تک علاقوں کی مختلف مساجد میں جشنِ وِلادت کے عظیمُ الشّان **سُنّتوں بھرے اجتماعات** کا اہتمام کرنا، رَبِیْعُ الْاَوَّل کے **ہفتہ وار اجتماع** میں مدنی پرچم لیے اوّل تا آخر شرکت اور **مدنی مذاکرہ** دیکھنا / سُننا، **بارہویں کی رات** کی تعظیم کی نِیّت سے غُسل کرنا، نیا لباس پہننا، اپنی اِستعمال کی نئی چیزیں لینا، رسولِ ہاشمی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی

سُنّت پر عمل کرتے ہوئے یومِ ولادت (12 رَبِیْعُ الْاَوَّل) کو **روزہ رکھنا**، بارھویں رات اِجتماعِ مِیلاد میں گزار کر صبحِ صادق، ہاتھوں میں مدنی پرچم اُٹھائے، دُرود و سلام کے ہار لیے، آنکھوں میں آنسوں سجائے "**صبحِ بہاراں**" کا اِستقبال کرنا، نمازِ فجر کے بعد "**سلام و عید مبارک**" کہہ کر ایک دوسرے کے ساتھ گرم جوشی کے ساتھ ملاقات کرنا، سارا دن عیدِ مِیلادُ النَّبِی کی مبارَک باد پیش کرنا اور عید ملتے رہنا، خوشی کا اِظہار کرنا، اجتماعِ مِیلاد و جلوسِ مِیلاد کے عاشقانِ رسول کے لیے لنگرِ مِیلادیہ (کھانا کھلانے) کا اِہتمام کرنا، جلوسِ مِیلاد میں **مدنی پرچم** اُٹھائے، باوُضو ہونٹوں پر **دُرود و سلام اور نعتوں** کے نغمے سجائے، تعظیمِ نبی سے سر کو جھکائے "**مرحبا یا مصطفےٰ**" کے نعرے لگانا اور خوب خوب صدقہ و خیرات باعثِ اجر و ثواب ہے۔

حضرت امام عبدُ الرّحمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جشنِ ولادت پر خوشی کرنے والے کے لیے یہ خوشی دوزخ سے رُکاوٹ بنے گی۔ اے اُمَّتِ محبوب! تمہارے لیے خوشخبری ہو کہ تم دنیا و آخرت میں بہت زیادہ بھلائی کے حق دار قرار پائے۔ نبیّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جشنِ ولادت منانے والے کو برکت، عزت، بھلائی اور فخر ملے گا۔ وہ موتیوں کا عمامہ اور ہرے رنگ کا جنّتی لباس پہن کر داخلِ جنت ہو گا۔ بے شمار محلات اُسے عطا کیے جائیں گے اور ہر محل میں حُور ہو گی۔ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر خوب دُرود پڑھیے اور جشنِ ولادت منا کر اِسے خوب عام کیا جائے۔

(مجموع لطیف النبی... الخ، مولد العروس، ص ۲۸۱ ملتقطا)

صحابۂ کرام نے میلاد کس طرح منایا؟

جس طرح اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تشریف لانے کا ذِکر

فرمایا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے کمالات کو بیان فرمایا اور خود سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اپنی وِلادتِ مبارکہ کے تذکرے کیے ہیں، اِسی طرح صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بھی اپنی اپنی محفلوں میں حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے خوب خوب چرچے کرتے رہے، چنانچہ

حضرت ابو سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے: حضرت مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: ایک مرتبہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ایک حلقے کے پاس تشریف لائے اور پوچھا: تمہیں یہاں کس چیز نے بٹھایا ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ہم اللہ پاک کا ذِکْر کرنے بیٹھے ہیں، اُس کا شکر ادا کر رہے ہیں کہ اُس نے ہمیں اسلام کی ہدایت سے نوازا اور آپ کے ذریعے ہم پر بڑا احسان فرمایا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی قسم! کیا تمہیں صِرْف اِسی چیز نے یہاں بٹھایا ہوا ہے؟ عرض کی: اللہ پاک کی قسم! ہم کو اِس کے علاوہ کسی اور چیز نے نہیں بٹھایا، تو آپ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل عَلَیْہِ السَّلام آئے اور اُنہوں نے مجھے بتایا: اللہ پاک تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔ (نسائی، کتاب آداب القضاۃ، باب کیف یستحلف الحاکم، ص ۸۶۱، حدیث: ۵۴۳۶)

اِس حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الْاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: معلوم ہوا! اسلام اور حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے شکریہ کے لیے مجلسیں (محفلیں) کرنا، حلقے بنا کر بیٹھنا سُنَّتِ صحابہ ہے، یہ حدیث مجلسِ میلاد شریف کی اصل ہے۔

(مرآۃ المناجیح، ۳/۳۲۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اجتماعِ مِیلاد میں حُضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت، دودھ پینے کا زمانہ اور بچپن شریف کے واقعات بیان کرنا، اِس کے لئے محفلِ نعت کا اہتمام

کرنا، لوگوں کو جمع کرنا، ولادتِ مصطفےٰ کی خوشی میں لوگوں کو کھانا کھلانا جائز ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مسلمان اِس مبارَک مہینے میں جشنِ ولادت کی خوشی مناتے ہیں۔ مسجِدوں، گھروں، دکانوں، کارخانوں، عمارتوں اور سُواریوں پر اور اپنے محلے میں بھی مدنی پرچم (جھنڈے) لہراتے اور خوب چراغاں کرتے ہیں۔ رَبِیْعُ الْاَوَّل شریف کی بارھویں رات حُصولِ ثواب کی نِیَّت سے محفلِ نعت میں شرکت کرتے ہیں۔ صبحِ صادق کے وقت مدنی پرچم اُٹھائے دُرود و سلام پڑھتے ہوئے آنکھوں میں آنسوں سجائے صبحِ بہاراں کا اِستقبال کرتے ہیں۔ 12 رَبِیْعُ الْاَوَّل شریف کے دن روزہ رکھ کر جلوسِ میلاد میں شریک ہوتے ہیں۔ میلاد شریف منانے والے ایسے عاشقانِ رسول سے تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خوش ہوتے ہیں، جیسا کہ

ہم بھی اس سے خوش ہوتے ہیں

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے خواب میں تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت کا شَرَف حاصل ہوا، تو میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا مسلمانوں کا ہر سال آپ کی ولادتِ مبارَک کی خوشیاں منانا آپ کو پسند آتا ہے؟ تو حُضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جو ہماری ولادت پر خوشیاں مناتا اور ہم سے خوش ہوتا ہے، ہم بھی اُس سے خوش ہوتے ہیں۔ (تذکرۃ الواعظین، ص ۶۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رَبِیْعُ الْاَوَّل کا مبارَک اور نورانی مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے۔ اِس مُقَدَّس مہینے میں عالِمِ مدینہ حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادت اور اِسی مہینے میں آپ کا

وصال ہوا۔ تو آیئے! اِسی مُناسبت سے ہم اُن کا مختصر ذِکرِ خیر سُنتے ہیں، چنانچہ

حضرت امام مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی ولادت اور سلسلۂ نسب

حضرت امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت دُرُست ترین قول کے مطابق (ماہِ رَبِیْعُ الْاَوَّل) 93 سِنِہ ہجری مدینۂ مُنوَّرہ میں ہوئی۔ (تذکرۃ الحفاظ، الجزء الاول، ۱/۱۵۷)۔ آپ کا نام مالک اور کُنْیَت ابو عبدُ اللہ ہے۔ آپ کا سلسلۂ نسب یہ ہے: مالک بن انس بن مالِک بن ابو عامر۔ آپ کے پَر دادا (Great grandfather) ابو عامر "یَمَن" سے مدینۂ مُنَوَّرہ منتقل ہو کر نعمتِ اسلام سے سرفراز ہوئے اور صحابی ہونے کا شَرَف حاصل کیا۔ (ترتیب المدارک، ۱/۴۷ ملخصاً) حدیثِ پاک کی مشہور کتاب **"مُؤَطّا امام مالِک"** حضرت امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی تصنیفِ لطیف ہے۔ (ترتیب المدارک، ۱/۱۰۱، ۱۰۰ مفهوماً) حضرت امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا وصال مدینۂ مُنَوَّرہ میں 179 سِنِہ ہجری ماہِ رَبِیْعُ الْاَوَّل میں ہوا۔ جَنَّتُ الْبَقِیْع میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہزادے حضرت اِبراہیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے قُرب میں دفن کیا گیا۔ (تذکرۃ الحفاظ، ۱/۱۵۷) وفیات الاعیان، ۴/۵ ملخصاً) اور یہیں پر آپ کا مزارِ مبارَکہ بھی ہے۔

عالِمِ مدینہ کا حُلیۂ مُبارَکہ

عالِمِ مدینہ حضرت امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لمبے قد، بھاری جسم، زردی مائل سفید رنگت والے تھے۔ سَر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ نہایت اچھے لباس والے تھے۔ آپ شہرِ عَدن کے بنے ہوئے نہایت عمدہ اور مہنگے کپڑے پہنتے تھے۔ اِس کے علاوہ خراسان اور مصر کے اعلیٰ قسم کے کپڑے بھی پہنا کرتے تھے۔ آپ کا لباس اکثر سفید ہوتا اور آپ عطر لگایا کرتے تھے۔ (بستان المحدثین ص ۱۳ ملتقطاً)

عالِمِ مدینہ کے القابات

آپ کو اِمامُ الاَئِمَّہ، عالِمِ مدینہ اور امامِ دَارُالْھِجْرَۃ کے القاب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

عالِمِ مدینہ کے اساتذہ کی تعداد

علامہ زُرقانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 900 سے زیادہ عُلَمائے کرام سے عِلْم حاصل کیا۔ (شرح الزرقانی علی الموطا، ۱/۳۵)

دَرْس وتَدْرِیس اور فتویٰ لکھنا

حضرت امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سترہ (17) سال کی عُمر میں عِلْمِ دین پڑھانا شروع کیا۔ آپ کے اساتذہ بھی آپ کے پاس مسائل کے حل کے لئے تشریف لاتے تھے۔ آپ نے تقریباً ستر (70) سال تک فتاویٰ لکھے اور لوگوں کو عِلْمِ دِین سکھاتے رہے۔ بڑے مَرتبے والے تابعینِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن آپ سے فِقْہ اور حدیث کا علم حاصل کرتے رہے۔ (سیر اعلام النبلاء، ۷/۲۸۷ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد